شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ

(1789 – 1854)

شیخ محمد ابراہیم نام اور ذوقؔ تخلص تھا۔ ذوقؔ نے ابتدائی تعلیم حافظ غلام رسول سے حاصل کی۔ اسی زمانے میں شاعری کا شوق پیدا ہوا اور اپنے وقت کے مستند استاد شاہ نصیر کے شاگردوں میں شامل ہوگئے۔ رفتہ رفتہ مشقِ سخن اور اپنی ذہانت کے باعث وہ بہت کم عمری میں استادی کے مرتبے کو پہنچ گئے۔ بہادر شاہ ظفرؔ کی استادی کا فخر بھی حاصل ہوا اور خاقانیِ ہند اور ملک الشعرا کے خطابات سے سرفراز کیے گئے۔ بادشاہ کی سرپرستی میں ذوقؔ کی زندگی آرام و آسایش سے بسر ہوئی۔

ذوقؔ کو موسیقی اور علمِ نجوم سے کافی دل چسپی تھی۔ عربی و فارسی اور دیگر مشرقی علوم کے عالم تھے۔ لیکن ان کا اصل کمال ان کی شاعری سے ظاہر ہوا۔ شاعری ان کی معاش کا ذریعہ بنی اور یہی فن اُن کی قدر و قیمت کا وسیلہ بھی ثابت ہوا۔

ذوقؔ نے مختلف اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی، قصیدہ ان کا اصل میدان ہے۔ اس صنف میں صرف سوداؔ ان سے آگے ہیں۔ انھوں نے اپنے قصیدوں میں شوکتِ الفاظ، بلند خیالی اور معنی آفرینی کے ساتھ مختلف علوم کی اصطلاحات سے بھی کام لیا ہے۔

غزل گوئی میں بھی ذوقؔ کا ایک خاص مقام ہے۔ زبان پر قدرت، بیان کی سلاست، روزمرہ اور محاورے پر اپنی گرفت کے لحاظ سے وہ ممتاز ہیں۔

© NCERT not to be republished

5012CH13

غزل

لائی حیات، آئے، قضا لے چلی، چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے
بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے
پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے
کم ہوں گے اس بساط پہ ہم جیسے بد قمار
جو چال ہم چلے سو نہایت بری چلے
ہو عمر خضر بھی تو کہیں گے بوقت مرگ
ہم کیا رہے یہاں، ابھی آئے ابھی چلے
نازاں نہ ہو خرد پہ جو ہونا ہے، ہو وہی
دانش تری، نہ کچھ مری دانشوری چلے
دنیا نے کس کا راہِ فنا میں دیا ہے ساتھ
تم بھی چلے چلو یوں ہی جب تک چلی چلے
جاتے ہوائے شوق میں ہیں اس چمن سے ذوقؔ
اپنی بلا سے بادِ صبا اب کبھی چلے

____ شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ و معنی:

حیات	:	زندگی
قضا	:	موت، حکم خدا
بساط	:	چوسر اور شطرنج کھیلنے کا کپڑا یا تختہ
بدقمار	:	وہ جواری جو غلط چال یا داؤ چلے
بوقتِ مرگ	:	موت کے وقت
فغاں	:	آہ وزاری، واویلا
نازاں	:	ناز کرنے والا، فخر کرنے والا
خرد	:	عقل
دانشوری	:	عقلمندی، دانائی، حکمت
بادِ صبا	:	صبح کی ٹھنڈی ہوا، پُروائی

غور کرنے کی بات:

- دوسرے شعر میں ''دل لگے'' اور ''دل لگی'' نے شعر میں بیان کا حسن پیدا کر دیا ہے۔
- کلام میں جب کسی تاریخی واقعے یا کسی شخصیت کا ذکر ہوتا ہے تو اسے صنعتِ تلمیح کہتے ہیں۔ یہاں حضرت خضرؑ کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت خضرؑ اپنی لمبی عمر کے لیے مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے اور بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھاتے رہیں گے۔

سوالوں کے جواب لکھیے:

1۔ اس غزل کے مطلع کا مطلب لکھیے۔

© NCERT not to be republished

2۔ عمرِ خضرؑ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

3۔ ''ہم کیا رہے یہاں، ابھی آئے ابھی چلے'' اس مصرعے کے ذریعے شاعر نے انسانی زندگی کے کس پہلو کی نشاندہی کی ہے؟

4۔ غزل کے مقطع میں چمن سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

عملی کام:

○ اس غزل کے کچھ شعر زبانی یاد کیجیے اور بلند آواز سے پڑھیے۔

© NCERT not to be republished